سرکاری رپورٹ

ساتواں / بجٹ اجلاس

بلوچستان صوبائی اسمبلی کی کارروائی

1991

اجلاس منعقدہ شنبہ مورخہ ۱۶ نومبر ۱۹۹۴ء بمطابق ۸ جمادی الاول ۱۴۱۲ھ

فہرست

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
۱-	تلاوت کلام پاک و ترجمہ	۱
۲-	وقفہ سوالات	۲
۳-	رخصت کی درخواستیں	۱۸
۴-	تحریک استحقاق نمبر۲۱ منجانب سردار محمد طاہر خان لونی	۱۹
۵-	تحریک التواء نمبر۱۸ منجانب مسٹر کچکول علی بلوچ	۲۲
۶-	سرکاری کارروائی برائے قانون سازی :	۲۷
	بلوچستان اراکین اسمبلی کے (مشاہرات و جوابات) کا (ترمیمی)	
	مسودہ قانون مصدرہ ۱۹۹۱ء (مسودہ قانون نمبر ۱ مصدرہ ۱۹۹۱ء) (منظور کیا گیا)	
۷-	زرعی کالج کے قیام کی بابت خصوصی کمیٹی کی رپورٹ	۲۸
۸-	گورنر بلوچستان کا حکم (Prorogation Order)	۳۰

جلد : ششم

شمارہ نمبر چہاردھم

بلوچستان صوبائی اسمبلی کا ساتواں اجلاس

بروز شنبہ مورخہ ۲۹ نومبر 1991 بمطابق ۸ جمادی الاول ۱۴۱۲ھ

زیر صدارت اسپیکر ملک سکندر خان ایڈووکیٹ

صبح گیارہ بجے صوبائی اسمبلی ہال کوئٹہ میں منعقد ہوا

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ

از

اخوند زادہ عبدالمتین

أَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيمِ ○

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ ○

إِنَّ اللّٰهَ اشْتَرٰى مِنَ الْمُؤْمِنِينَ أَنْفُسَهُمْ وَأَمْوَالَهُمْ بِأَنَّ لَهُمُ الْجَنَّةَ ۚ يُقَاتِلُونَ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ فَيَقْتُلُونَ وَيُقْتَلُونَ ۖ وَعْدًا عَلَيْهِ حَقًّا فِي التَّوْرٰىةِ وَالْإِنْجِيلِ وَالْقُرْاٰنِ ۚ

ترجمہ : بلاشبہ اللہ نے مومنوں سے ان کی جانیں بھی خرید لیں اور ان کا مال بھی اور اس قیمت پر خرید لیں کہ ان کے لئے بہشت (کی جاودانی زندگی) ہو وہ (کسی دنیوی مقصد کی راہ میں نہیں بلکہ) اللہ کی راہ میں جنگ کرتے ہیں پس مارتے بھی ہیں اور مرتے بھی ہیں۔ یہ وعدہ اللہ کے ذمہ ہوچکا (یعنی اس نے ایسا ہی قانون ٹھہرا دیا) تورات' انجیل' قرآن (تینوں کتابوں) میں (یکساں طور پر) اس کا اعلان ہے اور اللہ سے بڑھ کر کون ہے جو اپنے عہد پورا کرنے والا ہو؟ پس (مسلمانوں!) اپنے اس سودے پر جو تم نے اللہ سے چکایا' خوشیاں مناؤ اور یہی ہے جو بڑی سے بڑی فیروز مندی ہے!

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ○

وقفہ سوالات

جناب اسپیکر۔ اب وقفہ سوالات کا آغاز کیا جاتا ہے، سوال نمبر ۲۰۶، ۳۲۳، ۳۲۴ اور ۳۲۶ میر عبدالکریم نوشیروانی صاحب کے ہیں۔ میر صاحب ایوان میں موجود نہیں ہیں۔ اگلا سوال نمبر ۲۳۶ ڈاکٹر کلیم اللہ صاحب کا ہے۔ ڈاکٹر صاحب اپنا سوال نمبر پکاریں۔(بعد میں معزز رکن ایوان میں تشریف لے آئے)۔

☆ ۲۰۶ **میر عبدالکریم نوشیروانی۔** کیا وزیر بلدیات ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ

(الف) کیا یہ درست ہے کہ لیاقت پارک اور شاپنگ پلازہ پر ۱۷ کروڑ روپے خرچ ہوئے ہیں؟

(ب) اگر جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو لیاقت پارک اور شاپنگ پلازہ پر اب تک تخمینہ لاگت سے کس قدر خرچ تجاوز کر گیا ہے اور اس کی وجوہات کیا ہیں تفصیل دی جائے؟

○ **وزیر بلدیات۔**(الف) جی نہیں۔ لیاقت پارک کی امپرومنٹ (Improvement) ۴۵,۲۶,۰۰۰ پینتالیس لاکھ چھبیس ہزار روپے خرچ ہوئے ہیں جبکہ شاپنگ پلازہ کی تعمیر پر اب تک ۴,۷۴,۲۰,۷۲۲ چار کروڑ چوہتر لاکھ بیس ہزار سات سو بائیس روپیہ خرچ ہوئے ہیں۔

(ب) لیاقت پارک کی امپرومنٹ (Improvement) پر جو رقم خرچ ہوئی ہے اس سلسلے میں تحقیقات کی جائیں گی اگر کہیں کوئی بے ضابطگی پائی گئی تو متعلقہ شخص / اشخاص کے خلاف کاروائی عمل میں لائی جائے گی۔

جہاں تک بلدیہ شاپنگ پلازہ کی تعمیر کا تعلق ہے یہ کام ابھی تک ٹینڈر کاسٹ کے اندر جاری ہے۔

☆ ۳۲۳ **میر عبدالکریم نوشیروانی۔** کیا وزیر بلدیات ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ

(الف) کیا یہ درست ہے کہ میونسپل کارپوریشن کوئٹہ میں خرد برد اور بدعنوانی کی تحقیقات کے لئے ماہ مارچ ۱۹۹۹ء کے اسمبلی اجلاس میں ایک کمیٹی تشکیل دی گئی ہے؟

○ **وزیر بلدیات۔** (الف، ب) محکمہ بلدیات کو میونسپل کارپوریشن کوئٹہ میں خرد برد اور بدعنوانی کی تحقیقات کے لئے مارچ ۱۹۹۹ء کے اسمبلی اجلاس میں کمیٹی کے تشکیل کے بارے میں کسی قسم کی اطلاع نہیں دی گئی لہذا قابل احترام ممبر صوبائی کے کئے گئے سوال کے جواب میں کچھ نہیں کہا جاسکتا۔

☆ ۳۲۴ میر عبدالکریم نوشیروانی۔ کیا وزیر بلدیات ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ سال ۱۹۹۰ء تا ۱۹۹۱ء کے دوران صوبہ کی کن کن میونسپل کمیٹیوں اور میونسپل کارپوریشنوں کی چنگیوں کو بذریعہ نیلام کن کن افراد کو دیا گیا ہے؟ تفصیل دی جائے۔

○ وزیر بلدیات۔ سال ۹۱-۱۹۹۰ء کے دوران میونسپل کارپوریشن، کوئٹہ کے علاوہ اور دس (۱۰) میونسپل کمیٹیوں کی چنگی نیلام کی گئی اور تین میونسپل کمیٹیوں جن کی چنگی نیلام نہ ہو سکی۔ محکمانہ طور پر وصول کی گئی جن کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

نمبر شمار	نام میونسپل کارپوریشن میونسپل کمیٹی	نام ٹھیکیدار	آمدنی چنگی ۹۱-۱۹۹۰ء (رقم چنگی)
۱۔	میونسپل کارپوریشن، کوئٹہ	بولان انٹرپرائزز (میر جاوید اقبال کرد و غلام قادر	۷،۰۷،۷۷،۰۰۰
۲۔	میونسپل کمیٹی، پشین	محی الدین ولد حاجی فضل محمد	۳۶،۵۵،۰۰۰
۳۔	میونسپل کمیٹی، چمن	محمد طاہر ولد حاجی حبیب اللہ	۵۴،۰۰،۰۰۰
۴۔	میونسپل کمیٹی، سبی	محمد اسلم اینڈ برادرز	۳۴،۳۰،۰۰۰
۵۔	میونسپل کمیٹی، زیارت	عبدالستار ولد یاران	۱،۷۱،۰۰۰
۶۔	میونسپل کمیٹی، ڈیرہ مراد جمالی	حبیب اللہ ولد واحد بخش بنگلزئی	۴،۸۳،۰۰۰
۷۔	میونسپل کمیٹی، اوستہ محمد	غلام مصطفیٰ رند اینڈ کمپنی	۳۵،۰۰،۵۰۰
۸۔	میونسپل کمیٹی، خضدار	عبدالغفور ولد عبدالرشید	۴۱،۹۹،۰۰۰
۹۔	میونسپل کمیٹی تربت	ناصر علی ولد حاجی رحیم بخش	۲۳،۰۸،۰۰۰
۱۰۔	میونسپل کمیٹی، گوادر	محمد اشرف برادرز	۴۵،۰۵،۰۰۰
۱۱۔	میونسپل کمیٹی، پسنی	محمد یونس ولد محمد یٰسین	۹،۲۵،۰۰۰

نمبر شمار	نام میونسپل کمیٹی	محکمانہ	آمد چنگی سال ۹۱-۱۹۹۰ء (رقم)

۱-	میونسپل کمیٹی، ژوب	محکمانہ	۲۷,۲۷,۵۹۵/۲۷
۲-	میونسپل کمیٹی، لورالائی	محکمانہ	۳۱,۷۰,۴۹۹/۹۸
۳-	میونسپل کمیٹی، مستونگ	محکمانہ	۱۳,۲۰,۱۹۰/۸۰

☆ ۳۲۶ **میر عبدالکریم نوشیروانی۔** کیا وزیر بلدیات ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ سال ۱۹۸۵ء تا ۱۹۹۱ء کے دوران کوئٹہ میونسپل کارپوریشن کے کونسلروں کو ان کے علاقوں میں ترقیاتی کاموں کے لئے کس قدر فنڈ دیا گیا ہے؟ تفصیل دی جائے۔

○ **وزیر بلدیات۔**سال ۱۹۸۵ء تا ۱۹۹۱ء کے دوران ہر ایک حلقہ میں ترقیاتی کاموں کے لئے مختص فنڈ کی تفصیل ضخیم ہے لہٰذا اسمبلی لائبریری میں ملاحظہ فرمائیں۔

☆ ۳۳۶ **ڈاکٹر کلیم اللہ خان۔** (مورخہ ۱۷ جون ۱۹۹۱ء اور ۳ اکتوبر ۱۹۹۱ء کے اجلاس میں موخر شدہ)
کیا وزیر بلدیات ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ

(الف) کیا یہ درست ہے کہ بلدیہ کمپلیکس میں نئی دکانوں کا اضافہ کیا گیا ہے۔ نیز ان دکانوں کی الاٹمنٹ غیر اعلان شدہ طریقوں سے کی جارہی ہے؟

(ب) اگر جز (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو کیا یہ اقدام عوام کے ساتھ سراسر ناانصافی کے مترادف نہیں اور قرعہ اندازی کے ذریعے ان دکانوں کے الاٹمنٹ نہ کرنے کی کیا وجوہات ہیں۔ نیز ان اضافہ کردہ دکانوں کی منظوری کس نے دی ہے۔ تفصیل دی جائے۔

○ **میر محمد اسلم بزنجو** (وزیر محنت)۔(الف) جی نہیں۔ یہ دکانیں ان لوگوں کا الاٹ کی گئی ہیں جو سٹی تھانہ کے آس پاس ناجائز تجاوزات کرکے کاروبار کر رہے تھے اور ان حضرات کو عدالت کے فیصلہ کے مطابق اور سابقہ حکومت کی رضامندی کے ساتھ یہ دکانیں الاٹ کی گئی۔

(ب) یہ قدم مفاد عامہ اور ناجائز تجاوزات کو ہٹانے کے لئے کیا گیا

○ **ڈاکٹر کلیم اللہ خان۔** (ضمنی سوال) جناب اسپیکر۔ اس سلسلہ میں بنیادی مسئلہ یہ ہے کہ پہلی بات یہ ہے کہ جب یہ نقشہ بنا تھا اس کو Completely یعنی پورا کا پورا مسخ کیا گیا ہے نقشہ میں اسٹوریز

Stories تھیں جبکہ اب چار اسٹوریز بن رہی ہیں نمبر دو بات یہ ہے کہ اصل نقشہ میں تھانہ کا روڈ نہیں تھا وہ روڈ بعد میں شامل کیا گیا ہے اس کو Include کرکے مارکیٹ بنایا اس روڈ کو اپنی مرضی کے مطابق خرد برد کے لئے لوگوں کو الاٹ کیا گیا۔ نمبر تین بات یہ کہ انڈر گراؤنڈ جو صرف پارکنگ کے لئے تھی اسکی کوشش کی گئی بلکہ کر رہے ہیں کہ اس کو بھی دکانیں بناکر الاٹ کیا جائے نمبر چار یہ کہ میرے خیال میں دکانوں کے سائز بیس فٹ لمبے اور سولہ فٹ چوڑے تھے ان کو کم کرکے آدھے آدھے کرلئے گئے۔ اس کے ساتھ ہی انہوں نے کوشش کی کہ مین گیٹ کے ساتھ زینہ کے ساتھ ساتھ دروازہ میں چھوٹی چھوٹی دکانیں بناکر اپنی مرضی کے مطابق۔۔۔۔۔

○ **جناب اسپیکر۔** ڈاکٹر صاحب آپ کے ضمنی سوالات کافی ہیں پہلا ضمنی سوال آپ کا یہ ہے کہ پہلے نقشہ کو مسخ کیا گیا ہے اس کو Alter کیا گیا ہے اس بارے میں وزیر صاحب کیا فرماتے ہیں؟

○ **میر محمد اسلم بزنجو** (وزیر محنت)۔ جناب والا۔ ایسی بات نہیں ہے میرے خیال میں ہم نے جواب میں لکھا ہے کہ یہ عدالت کا فیصلہ تھا کہ یہ لوگ وہاں کھوکھوں میں بیٹھتے تھے دکانیں بناکر ان لوگوں کو الاٹ کیا جائے۔ یہ عدالت کا فیصلہ تھا۔

○ **ڈاکٹر کلیم اللہ خان۔** (پوائنٹ آف آرڈر) میرا سوال یہ ہے کہ اصل نقشہ تبدیل کیا گیا جن لوگوں کو الاٹ کرنا تھا ان کو تو بہرحال نقشہ میں الاٹ کرنا تھا اس میں ہزاروں اور سینکڑوں دکانوں کی زیادتی کی گئی ہے۔

○ **جناب اسپیکر۔** ان کا دوسرا سوال یہ ہے کہ موقع پر نقشہ بدلا ہے یہ بات کیسی ہے۔ ڈاکٹر صاحب آپ کہتے ہیں کہ Already نقشہ میں موجود تھیں اور یہ نقشہ اسلئے بدلا گیا ہے کیونکہ پہلے جو دکانیں تھیں وہ تو پہلے سے نقشہ میں تھیں؟

○ **ڈاکٹر کلیم اللہ خان۔** یہاں جواب دیا جارہا ہے سرائنڈنگ Surrounding کی دکانوں کے متعلق ان کی الاٹمنٹ موجودہ نقشہ میں۔۔۔۔۔

○ **جناب اسپیکر۔** یہاں عدالت کی بات ہو رہی تھی؟

○ **وزیر محنت۔** جناب والا۔ گذارش یہ ہے کہ صرف ان کو الاٹ نہیں کی گئیں ہیں بلکہ مفاد عامہ

کے تحت عدالت کے فیصلہ کے مطابق ایسا کیا گیا اگر معزز ممبر اس بارے میں معلوم کرنا چاہتے ہیں تو میرے چیمبر میں وہ تشریف لے آئیں میں سکریٹری کو بلا کر ان کو تفصیل بتا دونگا۔۔۔۔

○ **ڈاکٹر کلیم اللہ خان۔** (پوائنٹ آف آرڈر) مگر بات یہ ہے کہ جناب جن لوگوں کو اوریجنل Original نقشہ کے مطابق جن کے حقوق بنتے تھے ان کو دکانیں الاٹ نہیں کی گئی ہیں۔ انہوں نے عدالت سے رجوع کیا وہ اس کے لئے عدالت میں گئے وہ اس لئے عدالت میں نہیں گئے تھے کہ نقشہ کو Extend کیا جارہا ہے بلکہ وہ عدالت میں اس لئے گئے تھے کہ اصل نقشہ میں ان کے جو حقوق یہاں سے تسلیم کئے گئے تھے اس نقشہ کو تبدیل کرنا اس میں ایک اسٹوری زیادہ کرنا یہ سب کھانے پینے کا مسئلہ تھا۔۔۔۔

○ **جناب اسپیکر۔** ان کا دوسرا سوال یہ بنتا ہے کہ پہلے اس میں روڈ شامل نہیں تھا بعد میں روڈ کو شامل کیا گیا ہے۔

○ **وزیر محنت۔** جناب والا۔ میں نے گذارش کی ہے کہ اگر معزز رکن چیمبر میں تشریف لائیں اور اگر ایسی کوئی بے قاعدگی ہوئی ہے تو ہم اس کا ازالہ کریں گے۔

○ **جناب اسپیکر۔** ان کی تیسری بات یہ ہے کہ انڈر گراؤنڈ پارکنگ جو تھی اس کا جو پروگرام تھا اسے ختم کیا جارہا ہے یعنی کار پارکنگ کو ختم کیا جارہا ہے۔

○ **وزیر محنت۔** اس کا تو اس سوال سے تعلق نہیں ہے۔

○ **جناب اسپیکر۔** ڈاکٹر صاحب آپ یوں کیجئے۔۔۔۔ (مداخلت)

○ **ڈاکٹر کلیم اللہ خان۔** میرے خیال میں ہمیں یہ بڑے افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ جب جس وزیر کے سوالوں کا دن ہوتا ہے وہ غیر حاضر ہوتا ہے عمداً اور یہاں ٹوٹے پھوٹے جواب دیئے جاتے ہیں جو چیزیں ہوجاتی ہیں بعد میں نہ حساب ہوتا ہے نہ کتاب ہوتا ہے اس کے بعد پوچھنے والا نہیں ہوتا۔۔۔۔

○ **جناب اسپیکر۔** ڈاکٹر صاحب آپ یوں کیجئے کہ آپ میر اسلم صاحب سے مل لیجئے جو تفصیل آجاتی ہے وہ تو آجائے گی جو تفصیلات نہیں آئیں گی تو ان کے بارے یں آپ دوسرا سوال کرسکتے ہیں۔

○ **ڈاکٹر کلیم اللہ خان۔** جناب اسپیکر۔ میرے دوسرے سوال یعنی ان دونوں کو التواء میں رکھیں

تاکہ میں پوری تفصیل جان سکوں میں اس کی پوری تفصیل جاننا چاہتا تھا۔ میرے خیال میں اسلم بزنجو صاحب کو زیادہ بریفنگ نہیں دی گئی ہے وہ صرف جواب پڑھ رہے ہیں جبکہ مجھے اس کی بہت تفصیل میں جانا تھا۔

○ **جناب اسپیکر۔** آپ وزیر صاحب اور سکریٹری صاحب بیٹھ جائیں اگر بات کلیریفائی ہوجاتی ہے تو ٹھیک ورنہ آپ دوسرا سوال لائیے گا۔ سوال لانا تو آپ کا حق بنتا ہے۔

○ **ڈاکٹر کلیم اللہ خان۔** جناب اس وقت تو مارکیٹ بن چکی ہوگی ہم کیا رونا روئیں گے ہم کیا کریں گے؟

○ **وزیر محنت۔** ایسی بات نہیں ہے میں سمجھتا ہوں جیسا کہ آپ نے فرمایا جناب اسپیکر۔ آج ہم اسمبلی کے بعد آپ میرے دفتر میں آجائیں۔ سکریٹری کو دفتر میں بلاکر ہم آپ کو تفصیل دے دیں گے۔

○ **میرباز خان کھیتران** جناب اسپیکر۔ یہ Question جب ایک ممبر کرتا ہے تو وہ صرف ممبر کو Satisfy کرنے کے لئے نہیں کرتا بلکہ اس پورے ہاؤس کو سیٹسفائی کرنے کے لئے کو سچن کیا جاتا ہے ورنہ ایسی بات ہے تو پھر بہتر ہوگا کہ ہم وزیر متعلقہ کی بجائے سکریٹری سے سوال پوچھیں وزیر صاحب کا یہ کہنا کہ میرے چیمبر میں آجائیں۔ اس کے لئے بہتر ہوگا کہ ہاؤس کو Satisfy کیا جائے۔

○ **ڈاکٹر کلیم اللہ خان۔** ٹھیک ہے Satisfy کے لئے آپ کے پاس آنا ہوگا۔

☆ ۳۷۵ **ڈاکٹر کلیم اللہ خان۔** (مورخہ ۳ اکتوبر ۱۹۹۱ء کے اجلاس میں موخر شدہ)

کیا وزیر بلدیات ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ

(الف) کیا یہ درست ہے کہ عبدالرشید جو تیر ڈیولپمنٹ آفیسر بلدیات کو ۴۳ آفیسران سے سینئر کرکے ڈائریکٹر ڈیولپمنٹ پی اینڈ ڈی تعینات کروایا گیا ہے۔

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ آفیسر کی اس ناجائز ترقی سے ۴۲ ڈیولپمنٹ آفیسوں / اسسٹنٹ ڈائریکٹروں کی حق تلفی ہوئی ہے۔

(ج) اگر جزو (الف' ب) کا جواب اثبات میں ہے تو اس کی وجوہات کیا ہیں۔ نیز کیا حکومت اس سلسلے میں تحقیقات کروانے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو وجہ بتلائی جائے۔

○ **وزیر بلدیات۔**

(الف) مسٹر عبدالرشید اسسٹنٹ ڈائریکٹر محکمہ بلدیات کو حکومت بلوچستان(ایس اینڈ جی اے ڈی) کے حکم پر ڈائریکٹر ڈیولپمنٹ پی اینڈ ڈی ڈیپوٹیشن پر تعینات کیا گیا تھا جبکہ ان کی خدمات واپس محکمہ بلدیات کے سپرد کردی گئیں ہیں۔

(ب) جی ہاں۔ یہ درست ہے۔

(ج) مذکورہ آفیسر نے اپنے اثر و رسوخ کو استعمال کرتے ہوئے حکومت بلوچستان کے سلیکشن بورڈ کے سامنے اپنی غلط سینارٹی اور ترجیحات پیش کروا کے خلاف قواعد و ضوابط یہ ناجائز ترقی حاصل کی اور بعد ازاں قانونی پیچیدگیوں/ سروس ٹریبونل کے فیصلے کے باعث حکومت بلوچستان (ایس اینڈ جی اے ڈی) کے حکم پر اس کی موجودہ سینارٹی/ عہدہ برقرار رکھا گیا ہے۔

حکومت اس سلسلے میں تحقیقات کروانے کا ارادہ نہیں رکھتی کیونکہ اس کی سینارٹی کے خلاف چند متاثرہ آفیسران نے سروس ٹریبونل میں اپیل دائر کر رکھی ہے جو کہ زیر سماعت ہے۔

○ **جناب اسپیکر۔** سوال نمبر۳۸۶ اور ۳۷۷ میر ظہور حسین کھوسہ صاحب کے ہیں۔ میر صاحب ایوان میں نہیں ہیں۔

☆ ۳۷۶ **میر ظہور حسین کھوسہ۔** کیا وزیر بلدیات ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ (الف) کیا یہ درست ہے کہ موجودہ حکومت نے ٹاؤن کمیٹی ڈیرہ اللہ یار میں ایک بااثر شخص کے چند خاص اشخاص کے ناموں پر تقریباً چار لاکھ فٹ سفید اراضی حکومت کے مقرر کردہ ریٹ کے حساب سے الاٹ کردی گئی ہے جبکہ اس ٹاؤن کمیٹی میں ۱۵' ۲۰ سالوں سے زائد قابض اور نئے پلاٹس بالترتیب چار روپے اور تین روپے مربع فٹ کے حساب سے الاٹمنٹ کمیٹی کے ذریعے وصول کئے جارہے ہیں۔

(ب) اگر جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو مذکورہ بالا الاٹمنٹوں کے نام بمعہ ولدیت' قوم' مکمل پتہ و تعداد اراضی کی تفصیل دی جائے نیز یہ بھی بتایا جائے کہ ایک ہی ٹاؤن میں الاٹمنٹ کمیٹی کے ذریعے برائے قابض اور نئے پلاٹس کی الاٹمنٹ کے لئے حکومت کے مقرر کردہ ریٹ سے زائد رقم وصول کرنے کی کیا وجوہات ہیں۔

○ **وزیر بلدیات۔**

(الف) حکومت بلدیات نے ڈیرہ اللہ یار میں جن جن اشخاص نے زمین کی الاٹ کے لئے درخواست دی ہے جناب وزیراعلیٰ کی منظوری سے انہیں الاٹ کی گئی ہے۔ جنکی تفصیل ذیل ہے یہ اشخاص بھوم بھاڑا کے علاوہ ۱۱ گناہ پریمیم بھی ادا کریں گے۔

(ب) جہاں تک ناجائز قابض کا تعلق ہے وہ تو ۲۰ یا ۳۰ سال سے بغیر کسی ادائیگی بھوم بھاڑہ و دیگر میونسپل ٹیکسوں کے قابض ہیں اگر وہ اس تمام عرصہ میں باقاعدگی سے بھوم بھاڑہ وغیرہ دے دیتے تو ان سے تین روپے اور چار روپے فٹ وصول نہ کیا جاتا۔ ناجائز قابض کو جائز طور پر الاٹ شدہ اراضی جیسے مراعات نہیں دیئے جاسکتے۔

نمبرشمار	نام الاٹی بمعہ ولدیت	پتہ	تعداد و رقبہ
۱۔	عبدالقادر ولد مہر علی لاشاری	ڈیرہ اللہ یار	۱۷۳۲۵ مربع فٹ
۲۔	عمر ولد میر ظفراللہ خان جمالی	ڈیرہ اللہ یار	۳۲۵۰۰ مربع فٹ
۳۔	جاوید ولد میر ظفراللہ خان جمالی	ڈیرہ اللہ یار	۳۲۵۰۰ مربع فٹ
۴۔	آدم خان ولد پیارا خان کھوسہ	ڈیرہ اللہ یار	۳۲۰۰۰ مربع فٹ
۵۔	سلطان ولد ہیبت ندرانی	ڈیرہ اللہ یار	۲۷۶۰۸ مربع فٹ
۶۔	محمد بخش ولد امیر بخش	ڈیرہ اللہ یار	۲۷۶۰۸ مربع فٹ
۷۔	قمردین ولد بنگل لاشاری	ڈیرہ اللہ یار	۲۷۶۰۸ مربع فٹ
۸۔	غلام قادر ولد گل حسن بابر	ڈیرہ اللہ یار	۲۷۶۰۸ مربع فٹ
۹۔	غلام حسین ولد در محمد بلوچ	ڈیرہ اللہ یار	۲۷۶۰۸ مربع فٹ
۱۰۔	عطر ولد میر محمد کھوسہ	ڈیرہ اللہ یار	۲۷۶۰۸ مربع فٹ
۱۱۔	منیر احمد ولد غوث بخش ڈگر	ڈیرہ اللہ یار	۲۷۶۰۸ مربع فٹ
۱۲۔	اختر حسین ولد منیر احمد ڈگر	ڈیرہ اللہ یار	۲۷۶۰۸ مربع فٹ
۱۳۔	بختیار ولد عیسیٰ خان کھوسہ	ڈیرہ اللہ یار	۲۷۶۰۸ مربع فٹ
۱۴۔	گل حسن ولد علی محمد کھوسہ	ڈیرہ اللہ یار	۲۷۶۰۸ مربع فٹ

☆ ۳۷۷ میر ظہور حسین کھوسہ۔ کیا وزیر بلدیات ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ

(الف) ٹاؤن کمیٹی ڈیرہ اللہ یار میں جو الاٹمنٹ کمیٹی بنائی گئی ہے اس میں ٹاؤن کمیٹی کو کس حد تک نمائندگی دی گئی ہے اور یہ کن ارکان پر مشتمل ہے نیز اس کمیٹی نے قابضین کے لئے کس حد کام کیا ہے۔

(ب) کیا یہ درست ہے کہ کمرشل پلاٹ کے بارے میں درخواست اور ڈیپارٹمنٹ کے لئے کوئی طریقہ وضع نہیں کیا گیا ہے۔

(ج) اگر جزو (ب) کا جواب اثبات میں ہے تو وجہ بتلائی جائے نیز ان کے ازالہ کرنے کے لئے حکومت بلوچستان کیا اقدامات کرے گی تفصیلات سے آگاہ فرمائیں۔

○ وزیر بلدیات۔ جہاں تک ٹاؤن کمیٹی کو الاٹمنٹ کمیٹی میں نمائندگی کا تعلق ہے یہ کمیٹی جناب وزیراعلیٰ بلوچستان نے تشکیل دی ہے جس میں ٹاؤن کمیٹی کے سابق چیئرمین میر نیاز احمد خان کھوسو و سابق ممبر حاجی حسین بخش گولہ' نور اللہ خان گمسی' سکریٹری ٹاؤن کمیٹی ڈیرہ اللہ یار اور ایس ڈی او صاحب لوکل گورنمنٹ ضلع جعفر آباد کو نمائندے کے طور پر شامل کیا گیا۔ اس کے علاوہ عوامی نمائندے کے طور پر میر فائق علی خان جمالی اور الٰہی بخش کھوسہ کو بھی شامل کیا گیا تھا۔

جبکہ جناب ڈپٹی کمشنر ضلع جعفر آباد نے بحیثیت چیئرمین الاٹمنٹ کمیٹی اپنی جانب سے جمیعت علماء اسلام کے مولوی عبدالغنی اور پی این پی کی جانب سے ڈاکٹر رسول بخش کھوسہ کو بھی اس کمیٹی میں شامل کیا گیا تھا۔ لیکن ڈاکٹر رسول بخش کھوسہ اپنی مصروفیات کی وجہ سے اس کمیٹی کے کسی بھی اجلاس میں شرکت نہ کرسکا۔

تاہم اب سابق چیئرمین میر نیاز احمد خان کھوسہ کی جگہ پر موجودہ اسسٹنٹ کمشنر صاحب بحیثیت ایڈمنسٹریٹر ٹاؤن کمیٹی کی نمائندگی کر رہا ہے۔

تفصیل الاٹمنٹ کمیٹی

۱۔	ڈپٹی کمشنر جعفر آباد	چیئرمین الاٹمنٹ کمیٹی
۲۔	میر نیاز احمد خان کھوسہ سابق چیئرمین ٹاؤن کمیٹی	ممبر الاٹمنٹ کمیٹی
۳۔	اسسٹنٹ کمشنر ایڈمنسٹریٹر ٹاؤن کمیٹی ڈیرہ اللہ یار	ممبر الاٹمنٹ کمیٹی

۴۔ میر فائق علی خان جمالی	ممبر الاٹمنٹ کمیٹی
۵۔ حاجی حسین بخش گولہ	ممبر الاٹمنٹ کمیٹی
۶۔ میر الٰہی بخش کھوسہ	ممبر الاٹمنٹ کمیٹی
۷۔ مولوی عبدالغنی بانبی	ممبر الاٹمنٹ کمیٹی
۸۔ سکریٹری ٹاؤن کمیٹی	ممبر الاٹمنٹ کمیٹی
۹۔ ایس ڈی او لوکل گورنمنٹ	ممبر الاٹمنٹ کمیٹی

جہاں تک فلیٹس کے لئے کمیٹی کے کام کا تعلق ہے اسے دوسرے مرحلہ میں رکھا گیا ہے۔ تاہم فلیٹس کی الاٹمنٹ کے لئے لوگوں کو بذریعہ نوٹس طلب کیا گیا ہے۔ چند دنوں تک یہ مرحلہ پایہ تکمیل تک پہنچ جائے گا۔

(ب) ہاں۔ یہ درست ہے کہ کمرشل پلاٹس کی الاٹمنٹ اور رقم کی ڈپازٹ کے بارے میں اب تک کوئی طریقہ کار وضع نہیں کیا گیا ہے کیونکہ الاٹمنٹ کو تین مراحل میں مکمل کرنا مقصود ہے پہلے مرحلہ میں نئے رہائشی پلاٹس پر کارروائی کی گئی جو کہ آخری مرحلے میں ہے۔ دوسرے مرحلہ میں فلیٹس کے الاٹمنٹ پر کارروائی کی جاری جو عنقریب پایہ تکمیل کو پہنچے گی جب تک دونوں مراحل پر کاروائی مکمل نہ ہوگی تو تیسرے مرحلہ پر کام شروع کیا جائے گا۔

(ج) جزو (ج) کا جواب جزو (ب) کے تحت دیا گیا ہے۔

☆ ۴۳۹ مسٹر منشی محمد۔ کیا وزیر بلدیات ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ

(الف) کیا یہ درست ہے کہ چمن پھاٹک پر واقع جوگیزئی اسٹریٹ کی میونسپل ڈسپنسری کو میونسپل کارپوریشن کے آفیسر کے نام الاٹ کیا گیا ہے۔

(ب) اگر جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو اس کی کیا وجوہات ہیں نیز کیا اس سے مذکورہ ڈسپنسری متاثر نہیں ہوگی۔

○ وزیر بلدیات۔(الف) یہ درست نہیں بلکہ جوگیزئی اسٹریٹ پر واقع میونسپل ڈسپنسری ابھی تک کام کر رہی ہے۔

(ب) جواب نفی میں ہے۔ اس لئے مزید وضاحت کی ضرورت نہیں۔ (نوٹ تفصیلی جواب ملاحظہ ہو)

"الف" یہ درست نہیں ہے۔ ڈسپنسری یونین کمیٹی "جی۔" جو تین کمروں پر مشتمل ہے وہ بدستور کام کر رہی ہے اور وہاں پر تعینات عملہ کو تنخواہ میونسپل کارپوریشن ہی ادا کرتی ہے۔ البتہ ڈسپنسری کے متصل یونین کمیٹی "جی" کا دفتر تھا۔ جو چار کمروں پر مشتمل تھا سابقہ میئر میونسپل کارپوریشن جناب محمد ایوب وروگ کو نیشنل یوتھ فیڈریشن نے درخواست دی تھی کہ کلب کے لئے ایک کمرہ الاٹ کیا جائے۔ چنانچہ انہوں نے ۲۰ اپریل ۱۹۸۶ء کو ایک کمرہ مسٹر علی بلوچ چیئرمین' نیشنل یوتھ فیڈریشن کو الاٹ کردیا۔ بعد ازاں اس ایک کمرے کی الاٹمنٹ کا فائدہ اٹھاتے ہوئے علی بلوچ نے یونین کمیٹی "جی" کی تمام زمین اور کمروں کو جس کا رقبہ ۴۵۰۰ مربع فٹ ہے۔ جعلی الاٹمنٹ کے ذریعے قبضہ کرلیا۔ جس پر ۱۰ جون ۱۹۸۹ء ڈائریکٹر لوکل گورنمنٹ نے انکوائری کے ذریعے اس الاٹمنٹ کو ناجائز قرار دیا اور حکومت بلوچستان نے مذکورہ اراضی کی الاٹمنٹ کی منسوخی کے احکامات صادر کئے تھے۔ یہ سب کچھ سابقہ دور میں ہوا تھا۔ لہٰذا ہم اس سلسلہ میں مزید چھان بین کرکے کارروائی کریں گے۔

"ب" جزو (الف) میں وضاحت کی گئی ہے نیز اس الاٹمنٹ سے ڈسپنسری متاثر نہیں ہوئی ہے کیونکہ ڈسپنسری جن کمروں میں کام کررہی ہے۔ بدستور موجود ہے۔

○ **ڈاکٹر کلیم اللہ خان۔** جناب والا۔ جس ڈسپنسری کے متعلق سوال کیا گیا ہے میونسپل کارپوریشن نے ناجائز طور پر الاٹ کیا تھا اور اسکی پہلی حکومت کی رپورٹ میں تفصیل بھی دی گئی تھی اور اگر اب بھی سارے کام ایسے ہوتے رہے تو ہماری حکومت سے نہ ہم مطمئن ہوسکتے ہیں اور نہ عوام مطمئن ہوسکتے ہیں اس کے لئے ایک خاص پیریڈ اور وقت مقرر کرے۔ یہ ڈسپنسری پانچ سال سے چل رہی ہے اور اب اس کی زمین کو اپنے گھر بنا لیا ہے۔ اب حکومت اس کو نہ نکال سکتی ہے اور نہ ڈسپنسری کا کام چل رہا ہے۔ اس کا تصفیہ کب تک ہوجائے گا۔

○ **محمد اسلم بزنجو (وزیر محنت)۔** میں معزز ممبر کو یقین دلاتا ہوں کہ ہم پندرہ دن کے اندر اندر انکوائری کرکے اس ڈسپنسری کے مسئلہ کو حل کردیں گے۔

○ **ڈاکٹر کلیم اللہ خان۔** ------------ شکریہ۔

○ **جناب اسپیکر۔** اگلا سوال منشی محمد صاحب کا ہے۔

○ **مسٹر منشی محمد۔** کیا وزیر بلدیات ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ

میونسپل کارپوریشن میں کل کتنی گاڑیاں ہیں اور کس کس آفیسر کو کون کون سی گاڑی دی گئی ہیں اور ان پر کارپوریشن ماہانہ کل کس قدر خرچہ کر رہی رہی؟ تفصیل دی جائے۔

☆ ۴۴۰ **وزیر بلدیات۔** میونسپل کارپوریشن کے پاس کل ۱۹ گاڑیاں ہیں۔ اس میں سے ۱۷ گاڑیاں پرنسپل آفیسران کے زیر استعمال ہیں اور حکومت کے مقرر کردہ حد مبلغ ۲۰۰۰ روپے ماہوار ہر گاڑی پر خرچ کیے جاتے ہیں۔ تفصیل درج ذیل ہے۔

نمبر شمار	گاڑی نمبر	زیر استعمال
۱۔	۷۶ کیو اے	ایڈمنسٹریٹر میونسپل کارپوریشن
۲۔	۲۲۲۲	چیف آفیسر
۳۔	۹۹۲۳	آفیسر صفائی
۴۔	۹۹۲۲	آرکیٹیکٹ
۵۔	۴۳۰۶	میونسپل مجسٹریٹ
۶۔	۵۹۴۰	مامور صحت
۷۔	۴۳۰۴	اسسٹنٹ انجینئر
۸۔	۵۹۳۸	میونسپل انجینئر
۹۔	۳۳۳۳	آفیسر تعلقات عامہ
۱۰۔	۴۱۴۰	اسٹریٹ لائٹس
۱۱۔	۴۳۰۷	اسٹریٹ لائٹس
۱۲۔	۶۶۳۶	ایس ڈی او واٹر سپلائی
۱۳۔	۸۷۹۵	ایس ڈی او واٹر سپلائی
۱۴۔	۹۹۰۹	شعبہ چنگی
۱۵۔	۹۹۰۶	شعبہ چنگی
۱۶۔	۴۱۱۰	شعبہ چنگی
۱۷۔	۲۶۰۹	میونسپل انجینئر پروجیکٹ

○ جناب اسپیکر۔ اگلا سوال میر عبدالکریم نوشیروانی صاحب کا ہے۔ ۱

☆ ۳۲۸ میر عبدالکریم نوشیروانی۔ کیا وزیر بی ڈی اے ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ سال ۱۹۸۸ء تا ۱۹۹۱ء کے دوران محکمہ بی ڈی اے نے صوبہ کے کن کن اضلاع میں کتنے کامیاب/ناکام ٹیوب لگائے ہیں۔ تفصیل دی جائے۔

○ وزیر بی ڈی اے۔بلوچستان کے مختلف اضلاع میں لگائے گئے کامیاب/ناکام ٹیوب ویلوں کی تفصیل برائے سال ۸۹-۱۹۸۸ء

نمبر شمار	نام ضلع	مقام	کیفیت
۱۔	ژوب	کلی اپوزائی	کامیاب
۲۔	پشین	کلی چار گل چمن	کامیاب
۳۔	پشین	کلی ندا چمن	کامیاب
۴۔	پشین کلی	سیفیان	کامیاب
۵۔	پشین	کلی شمسو زائی	کامیاب
۶۔	پشین	کلی سیرئی	کامیاب

مختصر فہرست

نمبر شمار	نام ضلع	ٹیوب ویل لگائے گئے
۱۔	ژوب	۱
۲۔	پشین	۵
	کامیاب ٹیوب ویل	= ۶
	ناکام ٹیوب ویل	= ۔

بلوچستان کے مختلف اضلاع میں لگائے گئے کامیاب/ ناکام ٹیوب ویلوں کی تفصیل

برائے سال ۹۰-۱۹۸۹ء

نمبر شمار	نام ضلع	مقام	کیفیت
۱-	قلعہ سیف اللہ	کلی باتوزئی	کامیاب
۲-	قلعہ سیف اللہ	کلی دولت زئی	کامیاب
۳-	قلعہ سیف اللہ	نسئی ٹاؤن	کامیاب
۴-	لورا لائی	بستی بگاؤ	کامیاب
۵-	لورا لائی	بستی دامان	کامیاب
۶-	لورا لائی	بارکھان ٹاؤن	کامیاب
۷-	لورا لائی	سررندن اشہانی	کامیاب
۸-	لورائی لائی	اولڈ اشہانی	ناکام
۹-	لورا لائی	کوجا	ناکام
۱۰-	لورا لائی	بستی کھونا چوہار کورٹ	کامیاب
۱۱-	لورائی لائی	بستی لمیانی	کامیاب
۱۲-	لورا لائی	کلی مچھرانی	کامیاب
۱۳-	پشین	کلی جانی دیو	کامیاب
۱۴-	پشین	میاں خان زئی	کامیاب
۱۵-	ژوب	لورا شیرانی	کامیاب
۱۶-	ژوب	لورا جیا غیسئی گئی	کامیاب
۱۷-	ژوب	راغہ باکلہی	کامیاب
۱۸-	خضدار	سونارو	ناکام

مختصر فہرست

نمبر شمار	نام ضلع	ٹیوب ویل لگائے گئے
۱-	قلعہ سیف اللہ	۳
۲-	لورا لائی	۹
۳-	پشین	۲
۴-	ژوب	۳
۵-	خضدار	۱

بلوچستان کے مختلف اضلاع میں لگائے گئے کامیاب / ناکام ٹیوب ویلوں کی تفصیل برائے سال ۹۱-۱۹۹۰ء

نمبر شمار	نام ضلع	مقام	کیفیت
۱-	لورا لائی	کوجا نمبر ۲	کامیاب
۲-	لورا لائی	گلوامان	کامیاب
۳-	لورا لائی	نیکھپل	کامیاب
۴-	لورا لائی	نالی میرداد زئی	کامیاب
۵-	لورا لائی	واکم ریاحا	کامیاب
۶-	لورائی	ڈاک چھپر	کامیاب
۷-	لورائی لائی	بستی گڑپانی	کامیاب (۹۲-۱۹۹۱ء)
۸-	لورا لائی	کھارا	کامیاب
۹-	ژوب	کوری واسطی	کامیاب
۱۰-	ژوب	ہرات	کامیاب
۱۱-	کوئٹہ	پی آئی اے	کامیاب
۱۲-	کوئٹہ	خانزئی II	کامیاب
۱۳-	پشین	بوغرو روڈ چمن	کامیاب
۱۴-	پشین	حاجی مرزا ملا زئی	کامیاب

۱۵-	پشین	حاجی اختر زئی	کامیاب
۱۶-	پشین	چرباد یزئی	کامیاب
۱۷-	پشین	گلستان	کام معطل ہے (۱۹۹۱-۹۲ء)
۱۸-	پشین	مرلہ عمرزائی	کامیاب
۱۹-	پشین	کلی زرغون	کامیاب
۲۰-	پشین	کلی سلیمان زئی	کامیاب
۲۱-	پشین	کلی کربلا	کامیاب
۲۲-	قلات	پڑنگ آباد	کام جاری ہے
۲۳-	قلات	بشام	کامیاب
۲۴-	پشین	چمن کالج	کامیاب
۲۵-	لورا لائی	چھپر	کام جاری ہے
۲۶-	چاغی	سندک (۳ بور)	کام جاری ہے
۲۷-	چاغی	سندک (۱ بور)	کام جاری ہے

مختصر فہرست

نمبر شمار	نام ضلع	ٹیوب ویل لگائے گئے
۱-	لورا لائی	۹
۲-	ژوب	۲
۳-	کوئٹہ	۲
۴-	پشین	۱۰
۵-	قلات	۲
۶-	چاغی	۴
	کامیاب ٹیوب ویل	=۲۲

ناکام ٹیوب ویل	=	-
کام جاری ہے	=	٦

○ **جناب اسپیکر۔** سوالات کا وقفہ ختم ہوگیا ہے۔ اس سے پہلے کہ ہم اگلی کارروائی چلائیں آج چونکہ اجلاس کا آخری دن ہے اختتامی اجلاس ہے اور تمام معزز اراکین کا کھانا میری طرف سے ایم پی اے ہاسٹل میں ہوگا۔ آپ حضرات کو کھانے کی دعوت ہے' کھانا ہمارے ساتھ کھائیں۔

○ **جناب اسپیکر۔** سیکریٹری صاحب رخصت کی درخواستیں پڑھیں۔

○ **محمد حسن شاہ (سکریٹری صوبائی اسمبلی)۔** مولانا عبدالباری نے درخواست بھیجی ہے کہ وہ لاہور جارہے ہیں اور آج اجلاس میں شرکت نہیں کرسکتے۔ انہیں ۲۱ نومبر کے اجلاس سے رخصت دی جائے۔

○ **جناب اسپیکر۔** سوال یہ ہے کہ رخصت منظور کی جائے؟(رخصت منظور کی گئی)

○ **سکریٹری اسمبلی۔** مولانا نیاز محمد صاحب نے درخواست دی ہے کہ وہ ایک میٹنگ کے سلسلے میں لاہور جارہے ہیں اور آج کے اجلاس میں شرکت نہیں کرسکتے۔ انہیں ۲۱ نومبر کے اجلاس سے رخصت دی جائے۔

○ **جناب اسپیکر۔** سوال یہ ہے کہ رخصت منظوری جائے؟(رخصت منظور کی گئی)

○ **سکریٹری اسمبلی۔** نور محمد صراف صاحب نے درخواست دی ہے کہ وہ آج ۲۱ نومبر کے اجلاس میں شرکت کرنے سے قاصر ہیں۔ انہیں آج اجلاس سے رخصت دی جائے۔

○ **جناب اسپیکر۔** سوال یہ ہے کہ آیا رخصت منظور کی جائے؟(رخصت منظور کی گئی)

○ **سکریٹری اسمبلی۔** سردار صالح محمد بھوتانی صاحب نے درخواست دی ہے کہ وہ ذاتی کام کے سلسلے میں کراچی جارہے ہیں۔ انہیں آج کے اجلاس ۲۱ نومبر کی رخصت دی جائے۔

○ **جناب اسپیکر۔** سوال یہ ہے کہ رخصت منظور کی جائے۔(رخصت منظوری کی گئی)

تحریک استحقاق

○ **جناب اسپیکر۔** سردار طاہر لونی صاحب تحریک استحقاق پیش کریں۔

○ **سردار محمد طاہر خان لونی۔** جناب اسپیکر۔ میں اس تحریک استحقاق کا نوٹس دیتا ہوں کہ مورخہ ۲ نومبر ۱۹۹۱ء کو اسمبلی کی کارروائی کے دوران صوبائی وزیر مولانا عبدالغفور حیدری نے مجھے مخاطب کرتے ہوئے کہا کہ آپ کا سکھ سے کیا رشتہ ہے گویا کہ انہوں نے مجھے سکھ کا رشتہ دار کہا ہے جبکہ میں اللہ کے فضل و کرم سے ایک پختہ ایمان مسلمان ہوں۔ اس بات سے میرا مذہبی استحقاق مجروح ہوا ہے لہٰذا اسمبلی کی کارروائی روک کر اس اہم اور نہایت اہم اور نازک مسئلہ پر بحث کی جائے۔

○ **جناب اسپیکر۔** تحریک استحقاق جو پیش کی گئی یہ ہے کہ میں اس تحریک استحقاق کا نوٹس دیتا ہوں کہ مورخہ ۲ نومبر ۱۹۹۱ء کو اسمبلی کی کارروائی کے دوران صوبائی وزیر مولانا عبدالغفور حیدری نے مجھے مخاطب کرتے ہوئے کہا کہ آپ کا سکھ سے کیا رشتہ ہے گویا کہ انہوں نے مجھے سکھ کا رشتہ دار کہا ہے جبکہ میں اللہ کے فضل و کرم سے ایک پختہ ایمان مسلمان ہوں۔ اس بات سے میرا مذہبی استحقاق مجروح ہوا ہے لہٰذا اسمبلی کی کارروائی روک کر اس اہم اور نہایت اہم اور نازک مسئلہ پر بحث کی جائے۔

○ **جناب اسپیکر۔** سردار صاحب آپ نے اسمبلی کی Tapes سن لی ہیں دیکھ لیا ہے' تسلی کی ہے؟

○ **سردار محمد طاہر خان لونی۔** جناب اسپیکر آپ کی مہربانی سے وہاں پر ٹیپ میں میرا اور مولانا صاحب کا اتنا گڑ بڑ کردیا گیا ہے کہ کچھ سنائی نہیں دیتا۔ آپ ٹیپ کو چھوڑیں جب یہ بات ہوئی ہے اس دن ڈپٹی اسپیکر صاحب فرائض سرانجام دے رہے تھے۔ آپ یہاں نہیں تھے سارے معزز اراکین صاحب نے اس کو سنا ہے وہ اگر نہیں بول سکتے ہیں تو اور بات ہے میں قرآن پاک اٹھاتا ہوں انہوں نے یعنی مولانا صاحب نے بولا ہے میں جھوٹ نہیں بولتا ہوں۔ میں مسلمان ہو کر ان کی قدر کرتا ہوں اگر وہ اب بھی مجھے اور دس گالی بھی دے دیں تو میں پھر بھی ان کی قدر کرتا ہوں وہ ہمارے مولانا صاحب ہیں مگر میں اپنی اس تحریک استحقاق کو مختصر طور پر ایسے پیش کرتا ہوں کہ دو لفظوں میں پیش کرتا ہوں وہ یہ کہ میرا استحقاق مجروح ہوا ہے آپ اس کو استحقاق کمیٹی کے سپرد کریں اور اس پر مزید بحث نہیں ہونی چاہیئے۔

آپ اس اسمبلی میں دیکھیں کہ سارا دن کوئی ہندو کو دعوت دے رہا ہے کہ مسلمان ہوجاؤ' انہوں نے کہا کہ

آپ کا سکھ سے کیا رشتہ ہے۔ رشتہ عوام سے ہے ہم مسلمان ہیں، مسلمان کے ساتھ رشتہ ہے۔ یہ کیا اسمبلی ہے، کیا کارروائی ہے؟ میں معذرت چاہتا ہوں آپ کے اسمبلی کا فرض بنتا ہے کہ وہ کیسٹ ٹھیک بھرے، آپ اسمبلی کے مالک ہیں آپ کے محکمے نے میرے ساتھ غداری کی ہے آپ اپنی ریکارڈنگ دیکھیں اس کو انہوں نے کاٹا ہے اور اس پر اتنا شور ڈالا ہے۔ آپ نے اس کو معطل نہ کیا تو یہ اچھا نہ ہوگا۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس نے شور ڈالا ہے۔ میرا گلہ آپ سے ہوگا۔

○ **جناب اسپیکر۔** خان صاحب اسمبلی کی ریکارڈنگ میں کچھ نہیں کیا گیا؟

○ **سردار محمد طاہر خان لونی۔** جناب والا۔ میں قسم اٹھاتا ہوں۔ انہوں نے کیا ہے میں مسلمان ہوں اور اس میں اتنا شور دیا ہے کہ آواز سنائی نہیں دیتی ہے یہ کاٹا گیا ہے اور اس میں شور ڈالا گیا ہے----(مداخلت)

○ **جناب اسپیکر۔** اس کیسٹ کو کچھ نہیں کیا گیا۔ آپ کی بدنظمی کی وجہ سے ہوا ہے جو شور ہے وہ ایوان میں ہو رہا تھا۔ الزام ایسا لگائیں جو حقیقت ہو۔

○ **سردار محمد طاہر خان لونی۔** جناب والا۔ کوئی شور نہیں کر رہا تھا نہ میں تقریر کر رہا تھا اور نہ میں سکھ کی Favour کر رہا تھا میرا کوئی تعلق نہیں تھا۔ میں نے ڈپٹی اسپیکر صاحب سے کہا مجھے بھی بولنے کا موقع دیں جب میں بیٹھ گیا تو اس پر اس طرف سے مولانا صاحب نے اٹھ کر کہا آپ کا سکھ کے ساتھ کیا رشتہ ہے کیا تعلق ہے کیا وہ میرا بھائی ہے، باپ ہے، یا کچھ اور ہے؟ اس چیز پر شور ڈالا گیا اس شخص کو معطل کیا جائے۔

○ **جناب اسپیکر۔** جب آپ خود کہتے ہیں کہ وہاں پر شور ہوا۔ آپ ایسا الزام لگائیں جس کی کوئی حقیقت ہو۔

○ **سردار محمد طاہر خان لونی۔** جناب اسپیکر۔ میں نہ کوئی تقریر کر رہا تھا اور نہ میں کوئی Favour فیور کر رہا تھا اچھا میں تو آرام سے اپنی سیٹ پر بیٹھا ہوا تھا میرا کوئی تعلق نہیں تھا۔ میں نے جناب اسپیکر صاحب سے عرض کی تھی کہ ہمیں بولنے کا موقع دیں جب میں بیٹھ گیا تو مولانا حیدری صاحب اٹھے اور مجھے کہا کہ آپ کا سکھ سے تعلق ہے تعلق یا رشتہ ایسا کچھ بولا ایک چیز ہے تعلق یا رشتہ بھائی ہو باپ ایک رشتہ ہے۔

○ **مسٹر عبدالحمید خان اچکزئی۔** جناب الزامات کا یہ سلسلہ چل نکلا ہے محرک کا اپنا بھی خیال ہے کہ اس قضیہ کو نمٹانے کے لئے استحقاق کمیٹی کے سپرد کیا جائے اور میرے خیال میں اگر یہاں پر ریکارڈنگ صحیح طور پر ہو رہی ہے اور کیسٹ صحیح بن رہی ہے۔ اسمبلی کی کارروائی کے لئے تو اس سے صاف ظاہر ہے کہ استحقاق کمیٹی اسے سنے اور اس میں یہ الفاظ ہیں پھر اس کو اٹھایا جاسکتا ہے۔ جناب میرا خیال ہے کہ ایوان اس کو استحقاق کمیٹی کے سپرد کرنے کی سفارش کرے' بالکل میں تو کہتا ہوں ارجن داس صاحب پر جو الزام لگے ہیں اسے استحقاق کمیٹی کے حوالے کیا جائے تاکہ وہ اس پر اپنا نقطہ نظر پیش کرسکیں۔ بجائے اس کے کہ الیکشن کمیشن' ریفرنس اور یہ اور وہ اس طرح سے اسمبلی کی کارروئی کا وقت بھی ضائع ہوگا اور میرے خیال میں اس ایوان کی عزت اور وقار کو بھی ٹھیس پہنچ سکتی ہے۔ سب سے بہتر طریقہ یہ ہوگا اس ایوان کی عزت اور وقار کو بچانے کے لئے کہ ساری باتیں استحقاق کمیٹی کے سپرد کی جائیں تاکہ وہ اس معاملہ میں صحیح نقطہ نظر پیش کرسکیں اور پھر اسکا کوئی تصفیہ ہوسکے۔

○ **جناب اسپیکر۔** خان صاحب جہاں تک اس بات کا تعلق ہے کہ استحقاق کمیٹی---- اس تحریک پر پہلے ہی فیصلہ پرسوں کے اجلاس میں ہوا ہے اب سوال یہ ہے کہ ہمیں کس طریقے سے اس ہاؤس کو چلانا چاہئے اگر ہم اپنی طرف سے جو ہمارے جی میں آئے وہ کہہ دیں ایسا نہیں ہوا کرتا۔ استحقاق کے اپنے قواعد و ضوابط ہوتے ہیں یہاں ہم سب کی یہ ذمہ داری بنتی ہے کہ ہم ان حقائق کو جس طریقے سے۔اور اگر ہم ہر لفظ اس کا Precedent بنائے تو اس طریقے سے تو آگے مزید کچھ نہیں کرسکیں گے۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس استحقاق کو یہ پہلے ہی فیصلہ شدہ استحقاق ہے چودہ تاریخ کا---- تو اس پر مزید آپ ہی بتائیں کہ اس پر کیا کارروائی کی جاسکتی ہے؟ جب ایک فیصلہ چودہ تاریخ کو اس استحقاق کمیٹی پر فیصلہ دیا جا چکا ہے۔

○ **مسٹر عبدالحمید خان اچکزئی۔** جناب اسپیکر۔ محرک کے ذہن میں یہ خدشات ہیں کہ اس استحقاق کو صحیح طریقے سے نہیں نمٹایا گیا ہے وہ اب بھی اس بات پر اصرار کر رہے ہیں کہ یہ بات کہی گئی ہے کہ یہ ابھی ان کی تقریر سے صاف ظاہر ہے کہ وہ اس بات پر اصرار کرتے ہیں کہ یہ الفاظ کہے گئے ہیں اب اس بات کو پایہ ثبوت تک کیسے پہنچایا جائے کہ یہ الفاظ کہے گئے ہیں یا نہیں کہے گئے ہیں کون اس کی تصدیق کرے گا بغیر استحقاق کمیٹی کے؟ میں اس لئے کہہ رہا ہوں تاکہ اس اسمبلی کے خدشات دور ہونے کے لئے ایک

مفاہمت کی صورت میں کہہ رہا ہوں کہ استحقاق کمیٹی شاید اس معاملے میں مدد کر سکے میرا یہ مقصد تھا۔

○ **جناب اسپیکر۔** ——————جی مولانا عصمت اللہ صاحب۔

○ **مولانا عصمت اللہ** (وزیر منصوبہ بندی و ترقیات)۔ اس تحریک استحقاق کے بارے میں گزشتہ اجلاس میں فیصلہ ہوا تھا اور آپ نے رولنگ دی تھی علاوہ ازیں آج معزز رکن نے خود اس بات کا اعتراف کیا کہ تعلق یا رشتہ کہا اب سوال یہ ہے کہ کہا تو یہ گیا ہے کہ آپ کا تعلق کیا ہے اب یہ ایک انکاری سوال ہے اب گرائمر کی اصطلاح میں اس کو استفہام انکاری کہا جاتا ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ آپ کو کوئی تعلق نہیں ہے اب جب ایک معاملہ واضح ہو کہ حیدری صاحب نے خود کہا کہ آپ کا کوئی تعلق نہیں ہے استفہام انکاری کا مطلب یہ ہی لیا جاتا ہے کہ آپ کا تعلق ہے کہ آپ اس کی حمایت کر رہے ہیں یعنی آپ کا کوئی تعلق نہیں ہے تو اس بارے میں ایک چیز واضح ہو اور آپ نے رولنگ دی ہو تو میرا خیال ہے اس پر مزید بحث کرنے کی ضرورت نہیں ہے لہذا جیسا کہ آپ نے رولنگ دی تھی اور فیصلہ کیا گیا تھا برقرار رکھا جائے۔

○ **جناب اسپیکر۔** جی باز صاحب

○ **میرباز محمد کھیتران** جناب اس سے پہلے کہ آپ اس پر مزید رولنگ دیں ایک تو سب سے بڑی عجیب بات یہ ہے کہ محرک نے کہا کہ مجھے مولانا صاحب نے کہا کہ آپ کا سکھ کے ساتھ تعلق کیا ہے۔ سردار صاحب کی طرف سے یہ جواب ہو سکتا ہے کہ میرا اس کے ساتھ تعلق یا رشتہ پارٹی کا ہے وہ کہہ سکتے ہیں لیکن دوسری طرف سے جب وہ ضد کرتے ہیں اگر تحریک استحقاق کمیٹی کے حوالے کیا جاتا ہے تو اس میں مضائقہ ہی کیا ہے بجائے اس کے کہ اسمبلی کا وقت ضائع کیا جائے وہاں بھی یہ مسئلہ حل ہو جائے گا۔

○ **جناب اسپیکر۔** اس تحریک استحقاق پر ہم چونکہ فیصلہ لے چکے ہیں اور قواعد و ضوابط کے تحت یہ تحریک استحقاق نہیں بنتی ہے لہذا اس تحریک استحقاق کو بھی خلاف ضابطہ قرار دیا جاتا ہے۔ جناب آپ لوگ بیٹھ جائیں فیصلہ ہو گیا ہے۔ چیئرمین مجلس قائمہ برائے جنرل ایڈمنسٹریشن بلوچستان اراکین اسمبلی کے مشاہدات و مواجبات کے ترمیمی مسودہ قانون مصدرہ ۱۹۹۱ء کی بابت——

○ **مولوی امیر زمان۔** جناب اسپیکر۔

○ **جناب اسپیکر۔** جی فرمائیں۔

○ **مولوی امیر زمان (وزیر زراعت)۔** میری دو تحریکیں ایک تحریک التواء تھی اور ایک تحریک استحقاق تھی۔ تحریک استحقاق میں نے پیش کی تھی جو کل جمہوری وطن پارٹی کی طرف سے جمعیت علمائے اسلام پر کچھ الزامات عائد کئے گئے تھے۔

○ **جناب اسپیکر۔** مولانا امیر زمان صاحب۔

○ **وزیر زراعت۔** ایک تحریک التواء تھی' ایک اقلیتی رکن۔۔۔۔۔

○ **جناب اسپیکر۔** آپ کی تحریک استحقاق اور تحریک التواء دونوں کو میں نے دفتر میں نمٹا دی تھیں کیونکہ یہ خلاف ضابطہ تھیں۔ تحریک التواء نمبر۱۸ جناب کچکول علی صاحب کی ہے

○ **مسٹر کچکول علی۔** جناب اسپیکر آپ کی اجازت سے میں اس تحریک التواء کا نوٹس دیتا ہوں کہ بی این ایم کے ممبر کبیر خان بگٹی سکنہ سوئی ضلع ڈیرہ بگٹی کو گذشتہ روز مسمیان اللہ بخش' اسد اللہ' صوبیدار خان' لیمو خان' محمد اقبال اور دیگر اشخاص نے بے دردی سے زدو کوب کیا ہے۔ اس کے ہاتھ پاؤں باندھ کر اور اس کا ایک ہاتھ توڑا ہے اور چھ گھنٹے تک اسے باندھ کر گڑھے میں پھینک دیا اور خود بھاگ گئے۔ ہمارے دوستوں نے مذکورہ مجرمان کے خلاف ایف آئی آر درج کرائی اور اس سلسلہ میں ڈپٹی کمشنر ڈیرہ بگٹی کو اس سے آگاہ کیا لیکن اس کے باوجود مجرمان گرفتار نہیں کئے گئے۔ واضح رہے کہ مجرمان کا تعلق محکمہ لیویز کے عملے سے ہے۔ واقعہ کا سرغنہ اللہ بخش سوئی تھانے کا جمعدار لیویز ہے۔ اس طرح قانون نافذ کرنے والے ادارے قانون کو ہاتھ میں لے کر لوگوں کو تشدد اور بربریت کا نشانہ بنائیں تو عوام کی کس طرح جان و مال محفوظ رہ سکتی ہے۔ حالانکہ مجرمان کا تعلق گورنمنٹ ملازمت سے ہے قانون اور ملازمت رولز کے تحت انہیں ملازمت سے برطرف کرنا چاہئے تھا اس دل سوز اور وحشیانہ فعل کو مدنظر رکھتے ہوئے ایوان سے گذارش ہے کہ اسمبلی کی دیگر کارروائی کو ملتوی کرکے اس حساس اور فوری نوعیت کے حامل مسئلہ پر بحث کی جائے۔

○ **جناب اسپیکر۔** تحریک التواء جو پیش کی گئی یہ ہے کہ میں اس تحریک التواء کا نوٹس دیتا ہوں کہ بی این ایم کے ممبر کبیر خان بگٹی سکنہ سوئی ضلع ڈیرہ بگٹی کو گذشتہ روز مسمیان اللہ بخش' اسد اللہ' صوبیدار خان'

لیمو خان، محمد اقبال اور دیگر اشخاص نے بے دردی سے زدو کوب کیا ہے۔ اس کے ہاتھ پاؤں باندھ کر اور اس کا ایک ہاتھ توڑا ہے اور چھ گھنٹے تک اسے باندھ کر گڑھے میں پھینک دیا اور خود بھاگ گئے۔ ہمارے دوستوں نے مذکورہ مجرمان کے خلاف ایف آئی آر درج کرائی اور اس سلسلہ میں ڈپٹی کمشنر ڈیرہ بگٹی کو اس سے آگاہ کیا لیکن اس کے باوجود مجرمان گرفتار نہیں کئے گئے۔ واضح رہے کہ مجرمان کا تعلق محکمہ لیویز کے عملے سے ہے۔ واقعہ کا سرغنہ اللہ بخش سوئی تھانے کا جمعدار لیویز ہے۔ اس طرح قانون نافذ کرنے والے ادارے قانون کو ہاتھ میں لے کر لوگوں کو تشدد اور بربریت کا نشانہ بنائیں تو عوام کی کس طرح جان و مال محفوظ رہ سکتی ہے۔ حالانکہ مجرمان کا تعلق گورنمنٹ ملازمت سے ہے قانون اور ملازمت رولز کے تحت انہیں ملازمت سے برطرف کرنا چاہئے تھا اس دل سوز اور وحشیانہ فعل کو مدنظر رکھتے ہوئے ایوان سے گذارش ہے کہ اسمبلی کی دیگر کارروائی کو ملتوی کرکے اس حساس اور فوری نوعیت کے حامل مسئلہ پر بحث کی جائے۔

○ **جناب اسپیکر۔** کچکول علی صاحب اس کی Releuency پر بات کریں۔

○ **مسٹر کچکول علی۔** جناب اسپیکر۔ جہاں تک اس Releuency کی بات ہے ہمارا ادارہ اسمبلی خود ہی جمہوریت کا پیش خیمہ ہے اور ہماری پارٹی کے دوست کو مارا گیا ہے۔ اس نے عوام کے حقوق کی بات ہے، جمہوریت کی بات کی ہے، انصاف کی بات کی ہے۔ جیسا کہ آپ نے فرمایا کہ اس کی Releuency پر بات کریں میں کہتا ہوں کہ ایک شہری کو باندھ کر اور اس کو مختلف قسم کی سزا دی جائے اور جو آدمی اس کی حال پرسی کے لئے جائے، اس کی بھی بے عزتی کی جائے تو میرے خیال میں اس سے زیادہ حساس مسئلہ نہیں ہوگا اور ساتھ ساتھ میں جناب کو یہ کہنا چاہتا ہوں کہ اگر انہوں نے ہماری پارٹی کے آدمی کو مارا ہے وہ اسے اکیلا نہیں سمجھیں یہ صرف اس نے ڈیرہ بگٹی کے کیہر کو نہیں مارا ہے اس نے بلوچستان کے سارے بی این ایم کے دوستوں کو مارا ہے۔ ہمارے ڈیرہ بگٹی کے دوستوں نے کل اور پرسوں کے لئے ہڑتال کی کال دی ہے اگر اس مسئلہ کو آج ہم نہیں اٹھائیں گے تو اس طرح کے واقعات پہلے بھی ہوئے اور اس کا تسلسل ابھی جاری ہے اور یہ ایک سیاسی مسئلہ ہے ان حالات کو مدنظر رکھ کر میں کہتا ہوں کہ یہ بالکل Relevent لہذا مجھے اس پر بحث کرنے کا موقع دیا جائے تاکہ انہوں نے جو غیر انسانی فعل ہمارے دوسرے کے ساتھ کیا اس کو عوام تک، ان لوگوں تک پہنچا دیں کہ ابھی تک یہاں رنجیت سنگھ کی بادشاہی ہے، میں جناب سے گذارش کرتا ہوں کہ بحیثیت منصف کے اور اس مقدس ایوان سے بھی گذارش کروں گا کہ اس مسئلے میں آپ لوگ بحیثیت باضمیر شخص کے ہماری مدد

فرمائیں کیونکہ ہم لوگوں کی جدوجہد انسانیت کی خاطر ہے غریب عوام کے لئے اور جمہوریت کے لئے ہے۔

جناب والا۔ انسان جس دن سے پیدا ہوا ہے۔ اس کی تمنا ہے کہ مجھے آزادی ملنی چاہئے وہ آزادی سیاسی ہو یا معاشی ہو، یہ ہمارے ملک کی اور اس خطے کی بدبختی ہے کہ یہاں ابھی تک قبائلی سوسائٹی ہے۔ میں نے پہلے اپنی تقریر میں کہا ہے یہ ہاؤس کامن ہاؤس ہے لیکن حالات نے یہ کیا کہ مجھ جیسے غریب آدمی بھی اس اسمبلی میں آرہے ہیں اور ہمارے لارڈ Lord ہمیں نہیں چھوڑتے کہ ہم اسمبلی میں آکر لوگوں کی بات کریں اگر اسمبلی میں ہم بات کریں تو وہ کہتے ہیں کہ ان کی زبان کاٹی جائے ہم ان دیہاتوں میں کہ انہوں نے خود ہی اپنے قوانین بنائے ہیں۔ انہوں نے خود اپنے ادارے بنائے ہیں۔ ہم لوگ دو جماعت پڑھیں اور لوگوں کو یہ شعور دیں کہ اگر تم لوگوں کو جھکنا ہے تو صرف اللہ تعالیٰ کے سامنے جھکنا ہے۔ اپنے حقوق کے لئے چاہئے معاشی ہوں یا سیاسی ہمیں کسی سردار کسی نواب کے سامنے نہیں جھکنا ہے۔ انہوں نے جو ظلم کئے ہمارے دادا پر دادا پر ہم نوجوان ابھی انہیں ہرگز برداشت نہیں کریں گے کیونکہ کبیر کو سزا اس لئے دی گئی ہے کہ اس نے ان حالات کے خلاف آواز بلند کی اور اس کو اس طرح بے دردی سے مارا گیا کہ اس کا ایک ہاتھ توڑا گیا۔

○ **سردار محمد طاہر خان لونی۔** جناب اسپیکر (پوائنٹ آف آرڈر)

○ **جناب اسپیکر۔** جی۔ سردار صاحب

○ **سردار محمد طاہر خان لونی۔** جناب اسپیکر۔ میں کچکول صاحب سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ مارا ہے تو اس کو ایک لیویز کے جمعدار نے، سردار نواب کہاں سے آگئے؟ لہٰذا وہ اس کی وضاحت کریں۔

○ **مسٹر کچکول علی۔** جناب والا۔ ہم کہتے ہیں کہ ہمیں کسی ذات سے دشمنی نہیں، چونکہ طاہر خان صاحب ایک سردار ہیں۔ ہمیں نام سردار سے نفرت نہیں بلکہ ادارے سے نفرت ہے جو سردار پیدا کر رہے ہیں اور ہم کہتے ہیں کہ جنہوں نے ہماری پارٹی کے آدمی کو مارا ہے چاہے وہ لیویز ملازم ہو کوئی بھی انہوں نے قانون کو ہاتھ لیتے ہوئے ہمارے دوست کو مارا اس کی تذلیل کی ہے اور ابھی تک کوئی کارروائی نہیں ہوئی۔ ہم کہتے ہیں کہ ان کے خلاف قانونی کارروائی کی جائے اور انہیں ملازمت سے برطرف کیا جائے۔

○ **نواب محمد اسلم خان رئیسانی** (وزیر خزانہ)۔ (پوائنٹ آف آرڈر) جناب اسپیکر۔ میں معزز رکن سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ وہ ادارہ کون سا ہے جو سردار و نواب پیدا کرتا ہے؟

○ مسٹر کچکول علی۔ جناب اسپیکر میں اس کی انشاء اللہ وضاحت کر دوں گا۔

○ جناب اسپیکر۔ کچکول علی آپ اپنی تحریک کے موضوع سے متعلق بات کریں۔

○ مولوی عبدالغفور حیدری (وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ)۔ جناب اسپیکر۔ میرے خیال میں کچکول علی صاحب کا اشارہ سردار نواب پیدا کرنے والے ادارے شاید بیورو کریسی اور انتظامیہ ہیں۔

○ مسٹر کچکول علی۔ جناب اسپیکر۔ معزز رکن نے بجا فرمایا جناب والا۔ ہم کہتے ہیں کہ ہمارے دوست کے ساتھ جو وحشیانہ فعل ہوا ہے وہ سارے مجرمان گورنمنٹ کے ملازمین ہیں لیویز سے ان کا تعلق ہے۔ انہوں نے قانون کو ہاتھ میں لیتے ہوئے ایک عام شہری کی زندگی کو اجیرن بنایا۔ میرے خیال میں یہاں جمہوریت تو کجا جہاں بادشاہت وہاں لوگوں کی عزت' حقوق محفوظ ہوں گے۔ اس لئے میری جناب والا سے یہ استدعا ہے کہ میری تحریک کو منظور فرمائیں اور ساتھ ہی جناب مگسی صاحب سے میری گذارش ہے کہ مجرمان جو لیویز سے تعلق رکھتے ہیں ان کے خلاف تادیبی کارروائی کی جائے تاکہ آئندہ کوئی گورنمنٹ ملازم اس قسم کی حرکت نہ کرے۔ شکریہ۔

○ نوابزادہ ذوالفقار علی مگسی (وزیر داخلہ)۔ میرے خیال میں طاہر لونی صاحب نے میرا جواب دے دیا ہے اور میں کیا بولوں؟ جناب اسپیکر صاحب میرے خیال میں دو چار دن پہلے اسی سیشن میں' میں نے اس واقعہ کا ذکر خود بھی کیا تھا تو شاید یہ تحریک التواء بھی آگئی آج صبح میں نے پی اے ڈیرہ بگٹی سے ٹیلیفون پر بات کی اور ان سے تھوڑی سی تفصیلات ہم نے لے لی ہیں۔ یہ کبیر بگٹی کے ساتھ اللہ بخش اور نصیب اللہ کوئی دو اشخاص ہیں۔ ان میں سے شاید ایک لیویز والا ہے' جھگڑا ہوا تھا اور ان دونوں کو Harras بھی کیا گیا Officer Available جو تھے اور پی اے نے مجھے اطلاع دی ہے کہ ان کو بل آؤٹ Bail out کر دیا گیا ہے۔ لیکن جیسے کہ الزامات لگائے گئے ہیں میں باقاعدہ انکوائری کرکے اگر انہوں نے ناجائز کیا ہے۔ لیویز والوں نے تو ان کے خلاف قانونی ایکشن لیا جائے گا۔ میں کچکول صاحب سے یہ عرض کرتا ہوں کہ وہ اس تحریک پر زور نہ دیں۔

○ مسٹر کچکول علی۔ اگر ان لیویز افسران نے ہمارے دوست کے سات ظلم کیا ہے' اگر منسٹر صاحب اس پر قانونی ایکشن لیں گے تو میں کہتا ہوں کہ یہ بہتر ہوگا۔ دوسری بات یہ کہ یہ جمہوری ادارہ ہے اور ہم

جمہوریت کے پاسدار ہیں اس جیسے میرے خیال میں وحشیانہ فعل جو انہوں نے کیا ہے ہم لوگ خاموش تماشائی بن جائیں' معلوم نہیں ہماری کیا مجبوریاں ہیں آپ لوگوں کی صوابدید کا مسئلہ ہے لیکن میرے خیال میں انصاف ہو تو ہم لوگ صوابدید کو انصاف کی طرف لے جائیں یہ اب آپ لوگوں پر منحصر ہے۔

○ **جناب اسپیکر۔** ہوم منسٹر صاحب نے یقین دہانی کرائی ہے کہ وہ مجرم کو سزا دیں گے اور مجرموں کے خلاف کارروائی کریں گے اس لئے معزز رکن اپنی تحریک التواء پر زور نہیں دیتے۔(معزز محرک کی طرف سے تحریک پر زور نہیں دیا گیا)

○ **مسٹر منشی محمد۔** جناب اسپیکر صاحب میں کچکول سے پوچھتا ہوں کہ یہ ایک لیویز کا مسئلہ ہے اس کے اپنے حلقہ میں پنجگور میں اس سے بدتر مسئلہ ہوا تھا آج تک وہ اس اسمبلی' اس ایوان کو نہیں بتاسکتے وہ بتائے کہ اس میں اور اس میں کیا فرق ہے؟---(مداخلت)

○ **جناب اسپیکر۔** آپ کے آپس میں بولنے سے بہتر ہے Proper طریقے سے جو بھی اس اسمبلی میں بزنس لایا ہے۔ جس طریقے سے پھر جواب ہوگا۔ پھر کچکول صاحب جواب دیں گے۔

سرکاری کارروائی برائے قانون سازی

○ **جناب اسپیکر۔** چیئرمین مجلس قائمہ اراکین اسمبلی ترمیمی مسودہ قانون نمبر۱ کی بابت اپنی رپورٹ پیش کریں۔

○ **میر جان محمد جمالی** (وزیر ملازمت و نظم نسق عمومی)۔ جناب اسپیکر۔ آپ کی اجازت سے میں مجلس قائمہ کی رپورٹ برائے جنرل ایڈمنسٹریشن بلوچستان اراکین اسمبلی کے مشاہرات (مواجبات) کے ترمیمی مسودہ قانون مصدرہ ۱۹۹۱ء کی بابت مجلس قائمہ کی رپورٹ ایوان میں پیش کرتا ہوں۔

○ **جناب اسپیکر۔** رپورٹ پیش ہوئی' وزیر متعلقہ تحریک پیش کریں۔

○ **وزیر ملازمت' نظم و نسق عمومی۔** جناب اسپیکر۔ میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ بلوچستان اراکین اسمبلی کے (مشاہرات مواجبات) کے (ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ ۱۹۹۱ء کو زیر غور لایا جائے۔

○ **جناب اسپیکر۔** تحریک یہ ہے کہ بلوچستان اراکین اسمبلی کے (مشاہرات و مواجبات) کے (ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ ۱۹۹۱ء (مسودہ قانون نمبر۱ مصدرہ ۱۹۹۱ء) کو فی الفور زیر غور لایا جائے۔(تحریک منظور گئی)

○ **جناب اسپیکر۔** کوئی صاحب اس پر نہیں بولنا چاہتا ہو تو وزیر محکمہ ملازمت اگلی تحریک پیش کریں۔

○ **وزیر ملازمت نظم ونسق عمومی۔** جناب اسپیکر۔ میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ بلوچستان اراکین اسمبلی کے (مشاہرات و مواجبات) کے (ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ ۱۹۹۱ء کو منظور کیا جائے۔

○ **جناب اسپیکر۔** تحریک یہ ہے کہ بلوچستان اراکین اسمبلی کے (مشاہرات و مواجبات) کے (ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ ۱۹۹۱ء (مسودہ قانون نمبر۱ مصدرہ ۱۹۹۱ء) کو منظور کیا جائے۔(تحریک منظور کی گئی)

○ **جناب اسپیکر۔** مسودہ قانون منظور ہوا۔

○ **میر جان محمد جمالی** (وزیر ملازمت' نظم ونسق عمومی)۔ جناب اسپیکر صاحب۔ طاہر لونی صاحب کہہ رہے ہیں کہ یہ کم منظور ہوا ہے زیادہ ہونا چاہئے۔

○ **جناب اسپیکر۔** اس طرح بلوچستان اسمبلی کے اراکین واجبات و مشاہدات ۱۹۹۱ء منظور ہوا۔ اب چیئرمین خصوصی کمیٹی بلوچستان میں زرعی کالج کے قیام کی بابت خصوصی کمیٹی کی رپورٹ پیش کرے۔

زرعی کالج کے قیام کے مسئلہ پر خصوصی کمیٹی کی رپورٹ

○ **مسٹر اسپیکر۔** ۔ سوال یہ ہے کہ خصوصی کمیٹی کی سفارشات کو منظور کیا جائے۔ مولانا امیر زمان صاحب رپورٹ کو پڑھ لیں۔

○ **مولوی امیر زمان** (وزیر زراعت)۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ○

جناب اسپیکر۔ میں چیئرمین خصوصی کمیٹی بلوچستان میں زرعی کالج کے قیام کی بابت اسمبلی کی خصوصی کمیٹی کی رپورٹ ایوان میں پیش کرتا ہوں۔

بلوچستان صوبائی اسمبلی کے اجلاس منعقدہ ۳ اکتوبر ۱۹۹۱ء میں بلوچستان میں زرعی کالج کے مسئلہ پر غور و خوض اور سفارشات مرتب کرنے کی غرض سے اسمبلی کی خصوصی کمیٹی درج ذیل اراکین اسمبلی پر مشتمل تشکیل دی گئی۔

۱۔ مولوی امیر زمان
۲۔ سردار ثناء اللہ خان زہری
۳۔ حاجی نور محمد صراف
۴۔ مسٹر کچکول علی
۵۔ مسٹر عبدالحمید خان اچکزئی
۶۔ نوابزادہ ذوالفقار علی مگسی
۷۔ میر ہمایوں خان مری

خصوصی کمیٹی کے اجلاس منعقدہ ۸ اکتوبر ۱۹۹۱ء، ۱۰ اکتوبر ۱۹۹۱ء اور ۱۱ نومبر ۱۹۹۱ء کی روئیداد رپورٹ ھذا کے ساتھ منسلک ہے۔ خصوصی کمیٹی نے اپنے اجلاس منعقدہ ۱۱ نومبر ۱۹۹۱ء میں اکثریتی رائے سے یہ فیصلہ کیا کہ بلوچستان میں زرعی کالج کوئٹہ بلیلی سے ہزار گنجی کی حدود کے اندر کسی موزوں جگہ پر قائم ہونا چاہئے اور اس کے سب اسٹیشن ماہرین کی رائے کے مطابق قائم کئے جانے چاہئیں۔

لہٰذا میں بحیثیت چیئرمین خصوصی کمیٹی ایوان سے استدعا کرتا ہوں کہ کمیٹی کے فیصلے کی بلوچستان اسمبلی توثیق فرمائے تاکہ اس معاملہ پر مزید پیش رفت ہو سکے۔

○ **مسٹر کچکول علی۔** میں نے اپنا فیصلہ دیا تھا اس دن میں نے اپنی رائے الگ دی تھی۔

○ **جناب اسپیکر۔** سب کی رائے لی گئی ہے اب سوال یہ ہے آیا کہ خصوصی کمیٹی کی سفارشات کو منظور کیا جائے۔ (سفارشات منظور کی گئیں)

○ **جناب اسپیکر۔** میں تمام معزز اراکین کا انتہائی مشکور ہوں جنہوں نے جمہوری روایت کے تحت ایک لمبے سیشن کو انتہائی خوش اسلوبی کے ساتھ چلایا ہے اور مجھے الحمدللہ اس بات پر فخر ہے کہ ہماری اسمبلی نے جمہوری روایات کو حتی الوسع جمہوری روایات کا پاس رکھا ہے اور میں امید رکھوں گا کہ آئندہ بھی ہماری

جتنے اجلاس ہوں گے اس میں ہم جمہوری اور پارلیمانی روایت کو مد نظر رکھتے ہوئے اپنے فرائض منصبی انجام دیں گے۔

آج چونکہ اسمبلی کا اجلاس پہلے ختم ہوا ہے۔ میری جو لنچ کی گذارش تھی اس کے لئے ڈیڑھ بجے کا ٹائم مقرر کرتے ہیں اب سکریٹری صاحب گورنر کا آرڈر پڑھ کر سنائیں۔

گورنر کا حکم

Mohammad Hassan Shah

Secretary Assembly

ORDER.

In exercise of the powers conferred on me by clause (b) of Article 109 of the Constitution of the Islamic Republic of Paki stan, 1973. I Sardar Gul Muhammad Khan Jogezai, Governor Balochistan hereby prorogue the provincial Assembly of Balouchistan on Saturday the 16th November, 1991. after the session is over.

Dated Quetta, the 16th Nov, 1991.

Sd/ (Mr. SARDAR GUL MUHAMMAD KHAN JOGEZAI)

Governor Balochistan."

○ **جناب اسپیکر۔** گورنر بلوچستان کے حکم کی روشنی میں اسمبلی کا اجلاس غیر معینہ مدت تک ملتوی کیا جاتا ہے۔

(اسمبلی کا اجلاس قبل دوپہر گیارہ بجکر پچاس منٹ

پر

غیر معینہ مدت تک کے لئے ملتوی ہوگیا)